حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ان کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

’’خلاصہ کلام یہ ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں زندگی گزارنے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک وہ ہردم آپ کے ساتھ رہے۔ آپ آخردم تک ان سے راضی رہے، البتہ وہ چھوٹے تھے۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بہت تعظیم وتکریم فرماتے تھے۔ سیدنا عمرو عثمان رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم کے ساتھ رہے اور ان سے روایات بیان کیں۔ سب جنگوں میں ان کے ساتھ رہے، جنگ جمل اور صفین کی لڑائیوں میں شریک تھے۔ وہ بڑی عظمت اور حیثیت کے مالک تھے۔‘‘ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں انہی سے نقل فرمایا ہے، وہ فرماتے ہیں:

((كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ ، فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ ، فَقَالَ: لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ ، فَدَعَاهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ ، فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ ، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا ، وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَقَالَ لِي: أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لَا ، قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمَهُ لَهُ ، قَالَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ وَذَلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ، ﴿فَسَبِّحْ

[1] البداية والنهاية : ١١/٤٦٧.

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ)) [1]

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجھے بدر میں شریک ہونے والے بزرگوں کے برابر بٹھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی بزرگ کو محسوس ہوا وہ کہنے لگے: ''حضرت! آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اس جیسے تو ہمارے بیٹے بھی ہیں؟'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تمھیں اس کا شرف بخوبی معلوم ہے۔'' ایک دن آپ نے پھر مجھے ان کی مجلس میں بلایا، میرا اندازہ ہے کہ اس دن آپ نے میری فضیلت دکھانے کے لیے ہی بلایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''بتائیے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ کا مقصد کیا تھا؟'' کسی نے کہا: ''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب ہمیں فتح و مدد حاصل ہو تو ہم حمد و استغفار کریں۔'' کئی چپ رہے اور کچھ بھی نہ کہا۔ آپ مجھے فرمانے لگے: ''ابن عباس! تم بھی یہی کچھ کہتے ہو؟'' میں نے گزارش کی ''نہیں'' فرمایا: ''تم کیا کہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے کہ اب عمومی فتح حاصل ہو چکی ہے، لوگ بن بلائے اسلام قبول کر رہے ہیں، گویا آپ کی تشریف آوری کا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ اب تیاری فرمائیے اور اللہ کو یاد کیجیے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''میں بھی اس کا یہی مطلب سمجھتا ہوں۔''

طبقات ابن سعد میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

''میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی حاضر دماغ، عقل مند، صاحب علم وفہم اور متحمل مزاج نہیں دیکھا۔ واللہ! میں نے بارہا دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے

[1] صحيح البخاري، التفسير، باب قوله: فسبح بحمد ربك واستغفره......ح: ٤٩٧٠.